Open Access
Al Khadim Research Journal
Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235
ISSN (PRINT): 2710-0227

ARJICC, Vol: 10, Issue: 2,
April to June 2026
DOI: 10.53575/arjicc.u20-v2.2(21)318-330
http://arjicc.com/index.php/arjicc

پاکستان میں غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کا تاریخی ارتقاء، اقسام، مقاصد اور کردار کا ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

The Historical Evolution, Types, Objectives, and Role of Non-Governmental Organizations (NGOs) in Pakistan, A Research and Analytical Study

Mufti Rafee uddin*

Abstract
This article presents a comprehensive analysis of non-governmental organizations (NGOs), focusing on their definition, classification, and historical evolution. It further examines the presence of foreign NGOs in Pakistan along with their objectives and areas of operation. In addition, the study explores the historical development of NGOs at the global level, their underlying purposes, and their expanding role in contemporary society. It also discusses the growth in the number of NGOs worldwide as well as their funding sources and financial structures. Overall, the article highlights the significance, influence, and complex role of NGOs within the broader socio-political and economic framework.
Keywords*:* Non-Governmental Organizations (NGOs), Foreign NGOs, Pakistan, Historical Evolution, Classification of NGOs, Global Development

تمہید

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جس نے انسانوں کے سامنے دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی کا مکمل اور جامع طریقہ پیش کیا ہے، چنانچہ ایک اسلامی فلاحی معاشرہ تشکیل دینے کے متعلق ایسی واضح ہدایات، جامع تعلیمات اور آفاقی اصول ہمیں عطا کئے ہیں، جنہیں بروئے کار لا کر صحیح معنوں میں ایسا اسلامی و فلاحی معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے، جہاں قرآن و سنت کی بالادستی کے ساتھ انسانیت کی فلاح و بہبود کے اداروں کو بھی اولویت حاصل ہو اور جہاں حقوق اللہ کی مکمل پاسداری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد سے وابستہ اداروں کی بھی منظم شکل موجود ہو۔ چنانچہ ہر زمانے میں ایسے افراد اور ادارے وجود میں آتے رہیں جو مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے رہیں۔ عصرِ حاضر میں اس کی منظم شکل این.جی اوز کی صورت میں ہے۔ دورِ جدید میں این.جی اوز نے بہت زیادہ اہمیت اختیار کرلی ہے، ہر معاشرے میں ان کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے، کوئی شہر، محلہ اور گاؤں ایسا نہیں جہاں این.جی اوز نہ ہوں بلکہ ایک ہی گاؤں اور محلہ میں کئی کئی این.جی اوز کام کرتی ہیں۔

لیکن اتنے زیادہ تعداد میں ہونے کے باوجود معاشرہ میں ان کی کوئی نیک نامی نہیں ہے۔ واضح رہے کہ این.جی اوز کا تصور بذات خود بُرا نہیں کیونکہ ان تنظیموں کا بنیادی مقصد انسانیت کی خدمت ہے۔ جس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں، مثلاً انسان اپنا مال ضرورت مندوں کے لئے خرچ کردے، اگر مال نہیں تو اپنا وقت اور زندگی مخلوقِ خدا کی خدمت میں لگائے۔ ان کا یہ مقصد ہماری مذہبی تعلیمات کا ایک اہم حصہ ہے، جس کے متعلق قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں جابجا تاکیدی ہدایات وارد ہوئی ہیں۔ اس کے ساتھ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے صحت، تعلیم اور غربت وغیرہ کے متعلق مسائل گھمبیر شکل اختیار کر چکے ہیں، حکومتوں کے لئے یہ ناممکن رہا کہ وہ سرکاری سطح پر ان تمام

* PhD scholar (Quran and Sunnah) University of Karachi
Email: rafiuddinsahar@gmail.com

مسائل پر قابو پالیں۔اس پس منظر میں این.جی اوز کے قیام کا رجحان کسی نیک مشن سے کم نہیں۔ لیکن جب یہ نیک مشن اپنے ظاہری اہداف اور مقاصد کے خلاف چل پڑا کہ مقامی این.جی اوز ترقی یافتہ ممالک اور ڈونر ایجنسیوں سے فنڈز لیکر ان کے باطل مقاصد کو پورا کرنے لگیں تو لوگوں کے ذہنوں میں یہ غلط مفہوم بیٹھ گیا کہ ساری این.جی اوز ایسی ہی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں این.جی اوز کا کردار اس حد تک مشکوک ہو چکا ہے کہ ان کے نیک مقاصد لوگوں کی نظروں سے دب کر رہ گئے۔ چنانچہ جب کوئی شخص کسی این.جی او کا نام یا کسی این.جی او سے تعلق رکھنے والے شخص کو دیکھتا ہے تو اس کو برا بھلا کہتا ہے۔لوگوں کے دلوں میں این.جی اوز سے متعلق ایسی نفرت پیدا ہوگئی ہے جیسا کہ اہل یورپ کا ''تھیوکریسی [1]'' کے الفاظ سے ہوگئی تھی۔ حالانکہ تھیوکریسی کے الفاظ اپنے اصل کے اعتبار سے درست ہیں۔ان کا اصل معنٰی ہے کہ اللہ تعالی کی حاکمیت ہے۔اس بدنامگی کی وجہ سے ہر تنظیم اپنے آپ کو این.جی او کہلانے ہچکچاتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ او،آر، سی(ORC) کی، جو انٹرنیشنل لیول کا ایک فلاحی ادارہ ہے، کے ایک دو کارندوں سے میری ملاقات ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کیا؟ او،آر، سی(ORC) ایک این.جی او ہے ؟ تو انہوں نے اس پر بہت زور لگایا کہ ''او،آر، سی'' این.جی او نہیں ہے، حلانکہ این.جی اوز کی آنے والی تعریف اور مقاصد کے تناظر میں اس تنظیم کا این.جی او ہونا اظہر من الشمس ہے۔

این.جی اوز کے متعلق یہ غلط مفہوم کئی وجوہ سے پیدا ہوا ہے۔ایک تو یہ ہے کہ لوگ اس کے اصل مفہوم سے ناواقف ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ دراصل خدمت خلق اور رفاہ عامہ کا کام مسلمانوں کو کرنا چاہیے تھا۔ لیکن امت مسلمہ اس سے غافل ہے۔اس اہم شعبہ سے غفلت کی وجہ سے آج امتِ مسلمہ کو یہ شدید نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے کہ مغربی اقوام اسلامی ممالک میں خصوصاً پاکستان میں رفاہی کاموں کی آڑ میں خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان کے اس منفی کردار کو دیکھ کر لوگ ان تمام این.جی اوز کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔اس المناک صورتِ حال میں ہمارے لئے کسی طرح جائز نہیں کہ یہ میدان دشمنانِ اسلام کے لئے خالی چھوڑ کر سکون سے بیٹھا جائے۔ بلکہ اس کے سدِ باب کے لئے ضروری ہے کہ دینی جماعتیں اور ادارے رفاہی کاموں کو اتنے اچھے اور بڑے پیمانے پر لے کر چلیں کہ اس شعبہ میں پایا جانے والا یہ خلا پُر ہو جائے۔

بنابرایں بندہ اس موضوع کے کچھ پہلوؤں کو زیر بحث لانے کی کوشش کی ہے، تاکہ اس سے امت مسلمہ رہنمائی حاصل کرکے اس میدان میں کود پڑے۔اس موضوع کے متعلق کچھ لکھنا کافی دشوار کام ہے، خاص کر اس شخص کے لئے جس کا براہ راست ان اداروں سے کوئی تعلق نہ ہو ۔اور دوسری بات یہ ہے کہ اس موضوع سے متعلق اب تک اردو میں کوئی منظم کام نہیں ہوا سوائے ایک کتاب کے جو ڈاکٹر انور ہاشمی صاحب کی ہے۔ تاہم بندہ اس موضوع کے متعلق کچھ مواد جمع کرنے کرنے کی کوشش کی ہے۔ان کا ماخذ انٹرنیٹ، اسلامی جرائد، مختلف موضوع پر کتابیں اور اپنا مشاہدہ وغیرہ ہے۔

تاہم اس آرٹیکل میں این.جی اوز کی تعریف، اقسام اور تاریخی پس منظر، پاکستان میں غیر ملکی این.جی اوز اور ان کے مقاصد، این.جی اوز کی تاریخی پسِ منظر، غیر ملکی این.جی اوز کے مقاصد، این.جی اوز کی تعداد اور فنڈنگ کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر میرے لئے اور میرے والدین اور اساتذہ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور مزید خدماتِ دینیہ مقبولہ کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین، آمین، آمین۔ یارب العالمین۔

این.جی اوز کی تعریف اور اقسام

این.جی اوز کی تعریف

انسان جب سے دنیا میں آیا ہے، اس وقت سے لوگ ایک دوسرے کی مدد اور خدمت کرتے رہے اور کر رہے ہیں، یہ سلسلہ مختلف ادوار میں مختلف شکل اختیار کرتے ہوئے چلا آرہا ہے۔ آج کل این.جی اوز (N.G.Os) اس کی منظم شکل ہے، جو تقریباً پوری دنیا میں یہ فلاحی و رفاہی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔

''این.جی اوز (NON GOVERNMENT ORGANIZATION)

یا

(NON GOVERNAMENTAL ORGANIZATION)

کا مخفف ہے، یعنی غیر حکومتی اور غیر سرکاری تنظیمیں۔

واضح رہے کہ قانونی طور پر این.جی او کی کوئی جامع اور مانع تعریف ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے، اور جس محقق نے بھی تعریف کی ہے وہ اپنے ذوق کے مطابق کی ہے۔ چنانچہ ذیل میں مختلف محققین کی طرف سے کی گئی تعریفیں ذکر کی جاتی ہیں:

جناب انور ہاشمی صاحب اپنی کتاب ''این.جی اوز کے اہداف، ترجیحات اور مقاصد'' میں این.جی او کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''این.جی اوز سے مراد ہر وہ ادارہ ہے جو متعین مقاصد کے حصول کے لئے کوشاں ہو اور وہ انتظامی اور مالیاتی امور میں خود مختار ہو۔

اس تعریف کے بعد مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس عمومی تعریف کی رو سے سیاسی جماعتیں اور پیشہ ور تنظیمیں، تجارتی و ثقافتی تنظیمیں اور دیگر تنظیمیں فی الحقیقت غیر سرکاری تنظیمیں ہیں، تاہم غیر سرکاری تنظیموں کے مخصوص پسِ منظر مقاصد اور طریقہ کار کی روشنی میں ان کی تعریف یوں کی جاتی ہے۔

وہ تنظیمیں جو غیر سرکاری طور پر معاشرے کے مجموعی یا ایک مخصوص شعبے کی فلاح اور ترقی کے کے لئے کام کریں، بدلتے ہوئے حالات میں یہ تنظیمیں صرف فلاح و بہبود اور ترقی کے کاموں پر توجہ نہیں دے رہیں بلکہ مفادِ عامہ کے کسی بھی مسئلہ پر نہ صرف یہ کہ حرکت میں آتی ہیں بلکہ محرومیت، استحصال، حقوق انسانی کی پامالی اور معاشرے کے خلاف ہونے والے ہر کام پر ردِ عمل ظاہر کر سکتی ہیں۔''[2(۱)]

ماہنامہ ''دخترانِ اسلام'' میں ڈاکٹر عافیہ سجاد نامی خاتون این.جی اوز کی تعریف کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ

''این.جی اوز ہر وہ ادارہ ہے، جس کا بنیادی مقصد محروم انسانوں کی بھلائی کے لئے اقدامات کرنا ہے۔ یہ چند لوگوں پر مشتمل گروپ ہوتا ہے جو

اپنے بل بوتے پر اپنی خدمات لوگوں تک پہنچاتا ہے اور صدقہ خیرات وغیرہ کو بروئے کار لا کر لوگوں کی مدد کرتا ہے۔"(3)

تہذیب الافکار جلد ایک شمارہ نمبر دو میں ورلڈ بنک کے حوالہ سے این جی او کی تعریف کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ

"private organizations that pursue activities torelieve suffering, promote the protect the environment, provide basic social.",interests of the poor

نجی تنظیمیں جو تکالیف کو دور کرنے، غریبوں کے مفادات کو فروغ دینے، ماحولیات کی حفاظت، بنیادی معاشرتی فراہمی کے لئے سرگرمیاں کرتی ہیں۔(4)

آزاد دائرۃ المعارف میں این جی اوز کے متعلق لکھا گیا ہے کہ

"غیر سرکاری تنظیم یا این جی او قانونی حیثیت سے ترتیب پانے والا ایسا ادارہ ہوتا ہے جو کہ کسی بھی خطے میں عام افراد تشکیل دیتے ہیں، اور ان اداروں کا انتظام ایسے افراد کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو کہ اس خطے میں رائج حکومت سے تعلق نہیں رکھتے"۔(5)

اور مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ

غیر سرکاری تنظیم یا ادارے کی اصطلاح ان اداروں کو دنیا کی حکومتوں کی جانب سے ہی دیا گیا نام ہے جو کہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کسی بھی مخصوص خطے میں ان تنظیمات یا ادارہ جات کا حکومت وقت سے کسی بھی طرح تعلق نہیں ہوتا یا ان ادارہ جات یا تنظیمات کے افعال پر حکومت وقت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں جب غیر سرکاری ادارہ جات یا تنظیمات کو مالی امداد حکومتوں کی طرف سے فراہم کی جائے تو وہاں یہ غیر سرکاری تنظیمات اپنا جدا تشخص برقرار رکھتی ہیں اور کسی بھی سرکاری ملازم سے حکومت وقت سے تعلق رکھنے والے فرد کو اپنی تنظیم کا رکن بننے کا اہل قرار نہیں دے سکتیں۔ غیر سرکاری تنظیمات ان ادارہ جات کے لیے استعمال کی جانے والی اصطلاح ہے جو کہ وسیع پیمانے پر سماجی خدمات سرانجام دیتی ہیں۔ ان سماجی خدمات کا تعلق سیاسی رجحان سے بھی ہوتا ہے مگر سیاسی جماعتوں کا ان ادارہ جات کی خدمات میں عمل دخل ممنوع ہوتا ہے۔ نیم سرکاری ادارے جیسی حیثیت رکھنے والے ادارہ جات کے برعکس، غیر سرکاری تنظیموں کی کوئی بھی مخصوص قانونی تعریف موجود نہیں ہے۔ عام طور پر آئینی طور پر دنیا بھر میں غیر سرکاری تنظیمات کو "سول سوسائٹی کے ادارہ جات" کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔(6)

مولانا زاہد الراشدی صاحب چوبیس اکتوبر سن دو ہزار میں روزنامہ اوصاف اسلام آباد میں این جی او کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"این جی اوز (نان گورنمنٹل آرگنائزیشنز) سے مراد وہ غیر سرکاری تنظیمیں اور ادارے ہیں جو سرکاری نظم و نسق سے ہٹ کر رضاکارانہ بنیادوں پر سوسائٹی میں عام لوگوں کے فائدہ کی کوئی خدمت سرانجام دیتے ہیں"۔(7)

انسائکلوپیڈیا آف برٹانیکا (*Encyclopadia of Britannica*) میں لکھا ہے کہ

"Non governmental Organization an organization which is neither a

government department nor business operating for profit but they are independent of the government and may work with government departments."

این جی او ایک ایسی تنظیم اور ادارہ ہے جو نہ تو سرکاری محکمہ ہے اور نہ کاروباری ادارہ ہے جو منافع کے لئے چل رہا ہو، اور اس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ البتہ سرکاری محکموں کے ساتھ کام کر سکتی ہے"۔(8)

اس کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی تعریفیں کی ہیں، ان سب کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ

این جی اوز چند افراد پر مشتمل ہر وہ غیر سرکاری رفاہی ادارہ اور تنظیم ہے، جو بنیادی طور پر انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرے اور مشکل حالات میں کسی بھی فرد یا معاشرے کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے، چاہے وہ کوشش مال کے ذریعے سے ہو یا دیگر خدمات کے ذریعے سے ہو۔

این جی اوز کی اقسام

تمام این جی اوز کا بنیادی مقصد چونکہ ایک ہی ہے، اور وہ ہے مخلوقِ خدا کی خدمت کرنا۔ این جی اوز کی اس حقیقت اور مقصد کے اعتبار سے کوئی قسم نہیں ہونا چاہیے۔ ہاں البتہ چونکہ این جی اوز کے کام اور خدمات کی نوعیت مختلف ہے، اس اعتبار سے اس کی کئی قسمیں بن سکتی ہیں۔ لیکن ان تمام کا احاطہ کرنا کافی دشوار اور مشکل ہے۔ تاہم کام اور خدمات کی نوعیت کے اعتبار سے اس کی چند بنیادی اقسام ذکر کی جاتی ہیں:

ماحولیات اور توانائی سے متعلق این جی اوز(Environment & Energy)

۱۔ ماحولیات کے تحفظ سے متعلق این جی اوز(Environment protection N G Os)

۲۔ جنگلات کی حفاظت سے متعلق این جی اوز(Forest Protection NGOs)

۳۔ مصیبت کی ریکوی اور مینجمنٹ سے متعلق این جی اوز

کمزور و ضعیف افراد کی خدمت سے متعلق این جی اوز

۱۔ یتیموں کی دیکھ بھال کی این جی اوز(Orphans Care NGO)

۲۔ عمر رسیدہ شہریوں کی دیکھ بھال سے متعلق این جی اوز

۳۔ عورتوں کی فلاح و بہبود سے متعلق این جی اوز(Women Welfare NGOs)

جانوروں کے تحفظ سے متعلق این جی اوز

۱۔ جانوروں کے بہبود اور بچاؤ سے متعلق این جی اوز(Animals Welfare and Rescue NGOs)

۲۔ جنگلات کے تحفظ سے متعلق این جی اوز(Wildlife NGOs)

غربت کو ختم کرنے سے متعلق این جی اوز

۱۔ غربت کے خاتمہ سے متعلق این جی اوز (Poverty Alleviation)

۲۔ خواتین ویلفیئر این جی اوز (Women Welfare NGOs)

۳۔ چھوٹے پیمانے پر قرضوں اور سرمایہ کاری سے متعلق این جی اوز

۴۔ بھوک و خوراک کی کمی دور کرنے سے متعلق این جی او (NGOsHunger, Food insecurity)

ترقیاتی کاموں سے متعلق این جی اوز

۱۔ دیہی ترقیاتی کاموں سے متعلق این جی اوز (Rural Development NGO)

۲۔ شہری ترقیاتی کاموں سے متعلق این جی اوز (Urban Development NGOs)

۳۔ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ این جی اوز (Community Development NGOs)

تعلیم اور تربیت سے متعلق این جی اوز

۱۔ تعلیم / خواندگی سے متعلق این جی اوز (Education/Literacy NGOs)

۲۔ ووکیشنل ٹریننگ این جی اوز (Vocational Training NGOs)

۳۔ خصوصی تعلیم کی این جی اوز (Special Education NGOs)

۴۔ سیاسی تعلیم کی این جی اوز (Political Education NGOs)

۵۔ بالغوں کی بنیادی تعلیم کی این جی اوز (Adults Basic Education NGOs)

صحت سے متعلق

۱۔ صحت سے متعلق این جی اوز (Health NGOs)

۲۔ دماغی صحت کی این جی اوز (Mentaly Health NGOs)

۳۔ زچگی صحت کی این جی اوز (Maternity Health NGOs)

۴۔ بہبودِ آبادی کی این جی اوز (Population Welfare NGOs)

۵۔ ایچ آئی وی ایڈز کی این جی اوز (HIV Aids NGOs)

۶۔ فری آئی کیئر این جی اوز (Free Eye Care NGOs)

۷۔ پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹیز (Patient Welfare Societies)

۸۔ معذور افراد کی معاون این جی اوز (Disability Support NGOs)

۹۔خونی امراض کی این.جی اوز(Blood Diseases NGOs)

۱۰۔کینسر ہسپتال(Cancer Hospitals Pakistan)

حقوق سے متعلق این.جی اوز

۱۔انسانی حقوق کی این.جی اوز(Human Rights NGOs)

۲۔بچوں کے حقوق کی این.جی اوز(Child Rights NGOs)

۳۔خواتین کے حقوق کی این.جی اوز(Women Rights NGOs)

۴۔یوتھ ویلفیئر این.جی اوز(Youth Welfare NGOs)

۵۔صارفین کے حقوق کی این.جی اوز(Consumer Rights NGOs)

۶۔انسانی حقوق کی تعلیم(Human Rights Education)

۷۔لیبر حقوق اور این.جی اوز(Labour Rights Welfare NGOs)

۸۔صحافیوں کے حقوق اور ویلفیئر ایسوسی ایشن

۹۔مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی این.جی اوز(Religious Minorities Rights NGOs)

دیگر این.جی اوز

۱۔امن اور تنازعات کے حل کی این.جی اوز(Peace and Conflict Resolution NGOs)

۲۔تحقیقی کام کی این.جی اوز(Research Work NGOs)

۳۔عطیہ دینے والی این.جی اوز(Donors NGOs)

۴۔مقامی ڈونر ایجنسیاں(Local Donor Agencies)

۵۔انٹرنیشنل عطیہ دہندگان این.جی اوز(International Donors NGOs)

این.جی اوز کا تاریخی پس منظر

این.جی اوز کی موجودہ شکل کوئی نئی چیز نہیں، بلکہ ماہرین کی رائے کے مطابق اس کا آغاز انیسویں صدی سے ہے۔ چنانچہ ۱۸۳۲ء میں غلامی کے خلاف ''برٹش ایسوسی ایشن''کی بنیاد رکھی گئی ہے۔(9)

لیکن اگر گہری نظر سے تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ این.جی اوز کا آغاز اس سے بھی پہلے ہو چکا تھا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ حکومتِ انگلستان نے غرباء کی امداد کے لئے پہلا مفید قدم ۱۵۳۱ء میں اٹھایا۔ بادشاہ ہنری ہشتم نے ۱۵۳۱ء میں ایک قانون نافذ کیا، تاکہ جس کے تحت معذور اور غریب لوگوں کی مدد کی جاسکے۔(10)

بہر حال یہ تو این جی اوز کا ابتدائی مرحلہ تھا۔ پھر زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا گیا، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ۱۹۱۴ء تک تقریباً ۱۰۸۳ این جی اوز وجود میں آچکے تھے۔[11]

اس کے بعد انیسویں صدی کے وسط میں دو وجوہات کی وجہ سے ان کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا۔ پہلی وجہ جنگ عظیم دوم ہے، (روزنامہ نوائے وقت تحریر سلطان محمود حالی ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۸ء) جس کے بعد امن وامان قائم کرنے کے لئے، اور بچوں وغیرہ کی حفاظت کے لئے بہت سارے این جی اوز وجود میں آئے۔ اور اسی دہائی میں این جی اوز (NGOs) نے مزید اس وقت زور پکڑا جب کمیونزم اور کیپٹل ازم کے درمیان سرد جنگ جاری تھی۔ جب یہ دونوں نظریہ کے حامل اپنے اپنے دائرہ اثر کو وسعت دینے کے لئے سرگرم عمل ہوئے تو دنیا بھر میں رضاکار اور غیر سرکاری تنظیمیں وجود میں آنے لگیں۔ انہیں بیرون ملک سے سرمایہ مہیا ہونے لگا۔ طلباء، اساتذہ، مزدور، تاجر، صحافی، اخبارات کے مالکان غرض یہ کہ کوئی شعبہ زندگی ایسا نہ تھا جہاں یہ تنظیمیں قائم نہ ہوئی ہوں۔

پاکستان میں این جی اوز (NGOs) کا تاریخی پس منظر

ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں ہزاروں کی تعداد میں غیر سرکاری اور رفاہی تنظیمیں (NGOs) موجود ہیں، جو پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں اور اپنے اپنے مقاصد کے لئے کام کر رہی ہیں۔ ان میں بہت سے غیر سرکاری ادارے (NGOs) واقعتاً انسانی ہمدردی کے پیش نظر نیک نیتی اور نیک جذبے کے ساتھ فلاحی خدامت انجام دے رہے ہیں۔ بلاشبہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ان کی یہ خدمات لائق تحسین ہیں۔

لیکن بدقسمتی سے اکثر غیر سرکاری تنظیمیں (NGOs) ایسی ہیں، جن کے بارے میں عام طور کہا جاتا ہے کہ یہ غریب ملکوں میں فلاحی کاموں کی آڑ میں اپنے مفادات کیلئے سرگرم ہیں اور ان کے امداد سے چلنے والی بعض مقامی این جی اوز بھی درپردہ یہی اسی کھیل میں شامل ہیں۔ اور یہی کھیل ہمارے وطنِ عزیز میں بھی کھیلا جارہا ہے۔ ہمارے اس وطن (پاکستان) کے ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی کا کردار ادا کرنا چاہتی ہیں۔ اسی منفی کردار کی بناپر لوگوں کی طرف سے ان پر تنقید کی جاتی ہے اور انہیں طاقتور اور امیر ملکوں کے خفیہ ایجنٹ بھی قرار دیا جاتا ہے۔

پاکستان میں این جی اوز کی ابتدا حالیہ زمانہ کی نہیں، بلکہ پاکستان میں این جی اوز کی ابتدا تقسیم ہند سے پہلے کی ہے۔ گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان جب سے وجود میں آیا این جی اوز اسی وقت سے پاکستان میں سرگرم ہیں۔ البتہ وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد قبل از تقسیم قائم کردہ خیراتی اداروں نے اپنا کام جاری رکھا۔ ایک جائزے کے مطابق حکومتِ پاکستان نے ان اداروں کو سماجی اور معاشی مسائل کے حل کے لئے ناکافی قرار دیا۔ اس مرحلے پر اس ضرورت کا احساس ہوا کہ سماجی خدمت کے ایک مربوط نظام کی بنیاد ڈال دی جائے چنانچہ ۱۹۵۱ء میں اقوام متحدہ کے تعاون سے حکومتِ پاکستان نے سماجی بہبود اور امداد کا نظام متعارف کرایا۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۸ء تک اس کام کو وزارتِ ورکس و محنت اور سماجی بہبود سرانجام دیتی رہی۔ ۱۹۵۸ء میں اس مقصد کے لئے وزارت قائم کی جس کو وزارت محنت و سماجی بہبود کا نام دیا گیا۔ اگلے سال ۱۹۵۹ء میں وزارت صحت محنت و سماجی بہبود کو یکجا کرتے ہوئے

اسے ایک مرکزی سیکریڑی کے تحت کر دیا گیا۔ ۱۹۶۱ء میں آرڈیننس کے ذریعے رضاکارانہ سماجی خدمات کے اداروں voluntary social welfare Association کے عنوان سے ایک قانون نافذ کر دیا گیا۔ اس قانون میں سماجی اداروں کی ہیئتِ ترکیبی، مقاصد، دائرہ کار، اور احتساب جیسے امور وضاحت کے ساتھ طے کئے گئے ہیں۔ یہی قانون آج تک پاکستان میں نافذ ہے۔

یوں زمانہ چلتا گیا ۱۹۷۹ء میں افغانستان پر روس نے قبضہ کر لیا، اس وقت امریکہ کی قیادت میں مغربی ممالک نے جہاں جنگی سامان اور مالی امداد سے جہاں افغانیوں کو نوازا، وہاں ان ممالک سے بہت بڑی تعداد میں رضاکارانہ تنظیموں نے افغانستان کا رخ کیا۔ اور یہ تقریباً پچاس تنظیمیں تھیں جن میں سے صرف ۶ تنظیموں کا تعلق اسلامی ممالک سے تھا۔ شروع میں ان تنظیموں نے مہاجرین کی خوراک، لباس، علاج معالجے پر توجہ دی لیکن بعد میں انہوں نے افغان معاشرے میں کام شروع کیا اور مختلف امور کے بارے میں افغانوں میں رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش شروع کی، جن میں خواتین کے حقوق اور آبادی کی منصوبہ بندی جیسے شعبے شامل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ افغانوں کے لئے کام کرنے والی این جی اوز نے وقت کے ساتھ ساتھ اپنا دائرہ کار پاکستان میں بھی بڑھانا شروع کر دیا۔ ۱۹۸۰ء اور ۱۹۹۰ء کے عشروں میں ان میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے باوجود ان رضاکار غیر سرکاری تنظیموں کی تعداد محدود تھی لیکن پرویز مشرف کے دور میں بیرونی مداخلت بڑھنے لگی تو ملک بھر میں ہزاروں این جی اوز نمودار ہو گئیں، ان کی سرپرستی عہدے دار اور ریٹائر افسران دونوں کرتے تھے[12]

غیر ملکی این جی اوز (NGOs) کے مقاصد

ہمارے وطنِ عزیز پاکستان آج کل این جی اوز (NGOs) کی لپیٹ میں ہے۔ خودرو گھاس کی طرح ملک بھر میں اگی ہوئی ہیں، کچھ قابل فہم اور کچھ ناقابل فہم ناموں سے گلی کوچوں میں موجود ہیں۔ بظاہر یہ این جی اوز پاکستانی معاشرے میں تعلیم و صحت کے فروغ، خواتین کے حقوق، غربت و بے روزگاری اور ناانصافی وغیرہ کے انسداد کے لئے کام کرنے کے دعوے کرتی ہیں۔ سوچنے کی بات ہے، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ان دور دراز ملکوں کے رہنے والے متعصب گوروں کو ہم سے اتنی محبت اور ہمدردی ہے کہ وہ اتنا دور سفر کر کے ہماری خدمت کے لئے ہمارے ہاں آئے ہیں؟ یقیناً ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا، ورنہ یہ این جی اوز ہمارے وطنِ عزیز کے خلاف مندرجہ ذیل لایعنی قسم کے حرکات نہ کرتیں۔ دراصل یہ انہی کاموں کے لئے آئے ہیں، ورنہ وہ اپنے ملکوں میں بھی یہ خدمت سرانجام دے سکتے ہیں، ان نام نہاد ترقی یافتہ ممالک میں ہمارے ہاں سے کہیں زیادہ مسائل اور پریشانیاں ہیں۔

بہر حال ہمارے ملک میں کام کرنے والی این جی اوز مختلف مقاصد کے لئے کام کر رہی ہیں، ان میں سے بعض تو واقعتاً نیک نیتی سے ہمارے ملک کو بہتر بنانے اور ترقی کے لئے کوشاں نظر آتی ہیں۔ لیکن ان میں اکثر کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے یہ تنظیمیں مندرجہ ذیل مذموم مقاصد کے لئے خدمتِ خلق کی آڑ میں کام کرتی ہیں۔

(۱) یہ این جی اوز جاسوسی کا کام کرتی ہیں

ان این جی اوز سے جاسوسی کا کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے ملک کے سابق مقبول آرمی چیف جنرل راحیل

شریف نے خطے میں پائیدار امن، انتہاپسندی اور غیر ریاستی عناصر کی طرف سے لاحق خطرات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی این جی اوز اور ملٹی نیشنل کمپنیاں ملکی سلامتی کو خطرے میں ڈالتی ہیں۔ غیر ریاستی عناصر ریاستوں کے لئے براہ راست خطرہ ہیں، ان پر قابو نہ پایا گیا تو صورتحال گھمبیر ہو سکتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بعض این جی اوز، غیر سرکاری تنظیمیں جو غیر ملکی فنڈز کے زور پر چلتی ہیں، بظاہر انسانی بہتری کے لئے کام کرتی ہیں، لیکن ان میں سے بیشتر مختلف ملکوں میں اپنے مخصوص خفیہ ایجنڈے کی آلہ کار بنتی ہیں۔ اس لئے ان سے چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان مخالف ممالک کے انٹیلی جنس اداروں نے براہ راست ایجنٹ بھیجنے یا بھرتی کرنے کی بجائے این جی اوز اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ بھارت نے اسلام آباد میں ایک بہت بڑا مرکز قائم کر رکھا ہے، جس میں اعلیٰ عہدوں پر فائز لوگوں کے بچے آزادانہ ماحول میں ملتے ہیں۔ یہ راء کا اڈا بنا ہوا ہے، لیکن چونکہ یہ این جی اوز کی آڑ میں کام کر رہا ہے، لہذا اس کے خلاف کارروائی نہیں ہو پا رہی۔ غیر ملکی فنڈز سے چلنے والی کچھ این جی اوز سرحدی علاقوں، فوجی چھاؤنیوں کے ارد گرد علاقوں میں ترقیاتی کاموں کی آڑ میں ڈیٹا اور دیگر معلومات روزانہ کی بنیاد پر ملنے والی خبریں اکٹھی کر کے اپنے ڈونر ملک کو بھیجتی ہیں۔ ان کا بنیادی مقصد صرف مخبری ہے۔ ایسی این جی اوز بلوچستان میں بڑی تعداد میں کام کر رہی ہیں۔ یہ این جی اوز دہشت گردی میں معاونت بھی کرتی ہیں۔ (13)

یہ بات تو واضح ہو گئی کہ ان این جی اوز سے جاسوسی کا کام لیا جاتا ہے، چنانچہ اس کی ایک زندہ مثال سیو دی چلڈرن این جی او ہے۔ یہ این جی او پاکستان میں تیس برس سے کام کر رہی تھی۔ لیکن تقریباً نو برس قبل اس کی سرگرمیاں اس وقت مشکوک قرار پائیں جب امریکی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے اس تنظیم کے ذریعے ایبٹ آباد میں اسامہ بن لادن کی رہائش گاہ تک رسائی حاصل کی اور اس مقصد کے لئے ڈاکٹر شکیل آفریدی کی خدمات حاصل کی گئیں، جس نے ایبٹ آباد میں بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کی جعلی مہم چلا کر اسامہ کی رہائش گاہ تک رسائی پائی تھی۔

(۲) جھوٹے واقعات بنا کر ملک و ملت کی بدنامی کرنا

انسانی حقوق پر کام کرنے والی یہ تنظیمیں ہمارے ملک کی رپورٹیں بنا کر باہر بھیجتی ہیں۔ ان میں بہت سی خود ساختہ باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ ان رپورٹوں کی بنیاد پر مغربی ممالک پاکستان کے لئے پریشانیاں اور مسائل پیدا کرتے ہیں۔ اور پاکستان پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا الزام عائد کر کے دنیا بھر میں اس کو بدنام کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے حالات کی خود ساختہ تصور پیش کرنے پر مغربی ممالک کی طرف سے ان این جی اوز کو کروڑوں کے حساب سے فنڈز مل جاتے ہیں۔ (14)

اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

جھوٹے واقعات بنا کر پیش کرنے کی ایک واضح مثال مختاراں مائی کا جھوٹا واقعہ ہے ۲۹ جب جون ۲۰۰۲ء میں سپریم کوٹ نے اس مقدمے کی مرکزی کردار مختاراں مائی کے تمام دعوؤں کو جھوٹا قرار دے دیا تو ہیومن رائٹس فار جسٹس اینڈ پیس کے سربراہ حافظ محمد مسعود نے کہا کہ اب ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارا یہ واقعہ مکمل جھوٹا تھا۔ اسے غیر ملکی تنظیموں نے اچھالا اور پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے استعمال کیا (15)

یہ بڑا ڈرامہ پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے رچایا گیا تھا۔ لیکن اس کے پیچھے وطن مخالف این جی اوز ہونے کے باوجود اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کے ساتھ ہونے والا اجتماعی زیادتی کا واقعہ جھوٹا ثابت ہوا۔ ذرا غور کیجئے یہ برائے نام انسانی حقوق کے علمبردار جہاں انسانی حقوق کی پنچایتیں ہیں، وہاں ان این جی اوز کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے معاملے میں ان کی زبانوں میں کیوں تالا لگا ہوا ہے؟ کیا وہاں انسانی حقوق پامال نہیں ہو رہے ہیں؟

اس طرح کی ایک اور مثال چند برس پہلے سوات میں چاند بی بی نامی ایک سترہ سالہ لڑکی کو کوڑے مارنے کی جعلی ویڈیو ہے۔ یہ جعلی ویڈیو 3 اپریل 2009ء کو منظر عام پر آئی تھی۔ اس ویڈیو کے منظر عام پر آنے سے پہلے ہی ایک این جی او سے تعلق رکھنے والی خاتون ثمر من اللہ نے اس کا چرچا کر نا شروع کر دیا تھا۔ یہ ویڈیو موبائل فون سے بنائی گئی تھی۔ جس میں سرخ جوڑے میں ملبوس ایک جواں لڑکی کو دکھایا گیا تھا جسے زمین پر الٹا لٹا کر کوڑے مارے گئے تھے۔ اس ویڈیو میں کوڑے مارنے والے لوگوں کو طالبان کی شکل اور صورت میں ظاہر کیے گئے تھے، جن کے لباس وغیرہ طالبان جیسا بنایا گیا تھا۔ چنانچہ طالبان کے حُلیے میں ایک شخص لڑکی کو پشت پر کوڑے برساتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ جبکہ ایک دوسرے شخص نے لڑکی کے پیروں کو پکڑا ہوا تھا اور تیسرے شخص نے جسم کے اوپر کے حصے کو دبوچا ہوا ہے۔ اس موقع پر درجنوں افراد دائرے میں کھڑے اس منظر کو براہِ راست دیکھ رہے تھے۔ سزا دینے والے افراد پشتو زبان میں بات کر رہے تھے۔ اور لڑکی بھی چیختی چلاتی پشتو میں فریاد کر رہی تھی۔ اس کے الفاظ یہ تھے کہ "میرے باپ کی توبہ، میرے دادا کی توبہ آئندہ ایسا نہیں کرونگی" ویڈیو میں صاف نظر آتا ہے کہ پندرہ سے زائد کوڑے مارنے کے بعد لڑکی کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور لڑکی فوراً بعد شٹل کاک برقعہ میں ملبوس نظر آتی ہے۔ اسی وقت وہاں ایک شخص جس کی ڈاڑھی ہے وہ اس لڑکی ایک گھر کے اندر لے جاتا ہے۔

مذکورہ اس ویڈیو کے پیچھے کون تھا؟ جعلی ویڈیو کو سامنے لانے والی ایک خاتون ثمر من اللہ تھی۔ جو خواتین کے حقوق کے لئے کام کرنے والی ایک این جی او سے تعلق رکھتی تھی۔

عدالت عظمیٰ نے اس کے سات برس بعد فیصلہ سنایا کہ سوات میں 2009 میں 17 سالہ لڑکی چاند بی بی کو کوڑے مارنے سے متعلق ویڈیو جعلی ثابت ہوئی ہے۔ چیف جسٹس انور ظہیر جمالی کی سربراہی میں عدالت عظمیٰ کے تین رکنی بینچ نے 17 سالہ لڑکی چاند بی بی کو کوڑے مارنے سے متعلق کیس کی سماعت کی۔ جس میں جسٹس ثاقب نثار نے ریمارکس دیئے کہ گلہ بان بچی کو کوڑے مارنے کی ویڈیو جعلی تھی۔ ایسے ہزاروں جھوٹے واقعات ایسے ہیں جو پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے غیر ملکی این جی اوز بناتی ہیں۔

(۳) دہشت گردی پھیلانا

آج کل پاکستان میں غربت اتنی عروج پر ہے کہ کوئی بھی غریب چند پیسوں کی خاطر کچھ بھی کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ ان کو لالچ دے کے دہشت گردی کے لیے تیار کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں دہشت گرد باہر سے نہیں آتے ہیں، بلکہ اپنے ہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنا پیٹ بھرنے کے لیے دوسروں کا گلا کاٹتے ہیں۔ صرف چند پیسوں کے خاطر وہ دھماکے بھی کرتے ہیں، ٹارگٹ کلنگ بھی کرتے ہیں، یہ بات

کراچی سے درجنوں کی تعداد میں پکڑے گئے ٹارگٹ کلرز کے بیانات سے ثابت بھی ہو چکی ہے۔

اس کے علاوہ یہ این جی اوز یہ کام بھی کرتی ہیں کہ ہمارے شہروں میں مختلف مقامات پہ بچوں کے جھولے رکھے ہوئے ہوتے ہیں، جن پہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ قتل نہ کریں، جھولے میں ڈال دیں اور ان جھولوں میں کئی لوگ اپنی غلط کاری کی نشانیوں کو ڈال کے چلے جاتے ہیں۔ ان بچوں کو جھولا رکھنے والی این جی او اپنی تحویل میں لے لیتی ہے اور بظاہر یہ دکھایا جاتا ہے کہ ہم انسانیت دوست ہیں اور ہم نے ایک اچھا کام کیا، لیکن در پردہ وہ کیا کام کرتی ہے؟ ہوتا کچھ یوں ہے کہ ان بچوں کی ایک معقول تعداد اکٹھی کر کے ان کو اسرائیل بھیج دیا جاتا ہے وہاں ان ناجائز بچوں کی پرورش کی جاتی ہے، ان کا برین واش کیا جاتا ہے، ان کو مختلف قسم کی دہشتگردانہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ دنیا بھر میں صرف اسرائیل ایک ایسا منحوس خطہ ہے جہاں سب سے بہتر دہشت گردی کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ خیر پھر ان کو دنیا بھر میں یہودی اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں جہاں ان میں سے کوئی مرتا ہے اس کا ڈی این اے ٹیسٹ کیا جاتا ہے تو وہ اپنے اس ٹیسٹ کی بنیاد پہ پاکستانی نکلتا ہے اور پھر شور ڈال دیا جاتا ہے کہ دیکھو جی پاکستانی دہشت گرد ہیں اور اسی بنا پر امریکہ ہمارے ملک میں کھلے عام کاروائیاں کرتا ہے اور ہمارے معصوم افراد محبِ وطن پاکستانیوں کو دہشت گردی کے الزام میں شہید کرتا ہے۔

(۴) جنسی تعلیم کو عام کرنا

بعض این جی اوز ایسی ہیں جنہوں نے تعلیمی اداروں کو ہدف بنائے ہیں، جہاں ہمارے معصوم بچوں کو جنسی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس بے راہ روی کو عام کرنے کے لئے مہنگے ہوٹلوں میں ورکشاپس کا انعقاد کرتی ہے۔ اسکولز کے خواتین اور مرد اساتذہ کو ان ورک شاپس میں جنسی حقوق کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ اور اس پر جو اخراجات آتے ہیں وہ سب بیرونی فنڈز سے چلائے جاتے ہیں۔(16)

(۵) حدود اور قصاص کو عدالتوں ختم کرنا

ان این جی اوز اور ان کے مالکان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طریقے سے حقوقِ انسانی کے نام پر ہمارے عدالتوں سے حدود اور قصاص کے متعلق قوانین کو ختم کر دیا جائے، اور اس کے لئے مسلمانوں کو یہ کہہ کر بلیک میل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تہذیب و تمدن کے موجودہ دور میں ایسی سزائیں وحشیانہ، ظالمانہ اور انسانی عزت و شرف کے منافی ہیں۔ ایک انسان مر گیا لیکن اس کے بدلے ایک جیتے جاگتے انسان کو جینے کے حق سے محروم کر دینا انسانیت کی توہین ہے۔ اس موقف کے علم برداروں کی یہ جدوجہد ہے کہ دنیا بھر کے دساتیر سے سزائے موت کے قانون کو نکال کر اسے منسوخ و کالعدم کر دیا جائے تاکہ معاشرے میں متحارب فریقوں کے انتقامی جذبات کو ٹھنڈا کر کے امن اور مصالحت و مفاہمت کا ماحول پیدا کرنے میں مدد مل سکے۔

حدود اور قصاص کے خاتمے کے پس پردہ مغرب کے خود ساختہ انسانی حقوق کی تنظیمیں، یورپی یونین کے ممالک اور خود اقوامِ متحدہ ہے۔ کئی سالوں سے مختلف ممالک میں اس سزا کے خاتمے کے لئے مغربی ادارے کانفرنسیں اور سیمینارز منعقد کرا رہے ہیں اور ۱۰ اکتوبر ۲۰۰۷ء کو اقوامِ متحدہ کی طرف سے عالمی سطح پر سزائے موت کے خاتمے کے دن کے طور پر بھی منایا گیا تھا۔ اس سزا کے خاتمے سے دراصل مقصود توہین

رسالت جیسے سنگین جرم کی سزا کو ہمارے عدالتوں سے ختم کرنا ہے۔ سزائے موت کے سلسلے میں عملی صورتحال یہ ہے کہ فی الوقت دنیا کے نوے ممالک میں موت کی سزا ختم کی جاچکی ہے جبکہ چھیاسٹھ کے قریب ممالک میں تاحال یہ سزا برقرار ہے جن میں امریکہ اور چین سرفہرست ہیں۔

(۶) توہین رسالت کے قانون کا خاتمہ کرنا

ان کا ایک عظیم مقصد یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرے اس کو سزا نہ دیا جائے اور اس کو یہ لوگ آزادی اظہار رائے کہتے ہیں۔ جو کہ شریعت کے بالکل خلاف ہے۔ ان کے اس مقصد کے حوالہ سے جنرل رحیل شریف صاحب نے کہا تھا کہ یہی این جی اوز پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کو ختم کرانے کے درپے ہیں اور اس مقصد کے لئے پاکستان میں کوئی نہ کوئی ایشو کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ (17)

(۷) ملک پاکستان میں عیسائیت کی کھلے عام تبلیغ

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، اسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس ملک میں ایک منٹ بھی اسلام کا نفاذ نہیں ہوا، مگر اس ملک میں بسنے والے لوگوں کی بھاری اکثریت مسلمانوں کی ہے، مگر اس کے باوجود دیگر مذاہب مثلاً عیسائی، یہودی ہندو اور قادیانی کھلے عام اس ملک میں اپنے گستاخانہ اور گمراہ کن عقائد پر مبنی لٹریچر، سی ڈیز وغیرہ مفت تقسیم کرتے ہیں۔ ان تمام مذاہب میں سب سے کھل کر کام کرنے والے عیسائی لوگ ہیں۔ خصوصاً عیسائی مشنری فلاحی اداروں اور اپنے گستاخانہ لٹریچر کے ذریعے پورے ملک میں اپنی جڑوں کو مضبوط کر رہی ہے۔ ترمیم شدہ توریت، زبور اور دیگر صحائف کے اسباق سوال و جواب کی صورت میں خط و کتابت کے ذریعے اپنے من مانے اور گستاخانہ عقائد مسلمانوں کے ذہنوں میں راسخ کئے جاتے ہیں۔ انجیل مقدس کے نام سے ترمیم شدہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں پورے ملک میں تقسیم کی جاتی ہے، جس میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کی شان میں گستاخی کی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق گھٹیا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ حضرت داؤد و سلیمان علیہم السلام کے متعلق گھٹیا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو نافرمان اور گناہ گار لکھا ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام المسیح ''حیات اقدس'' کے نام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر مکمل ویڈیو فلم دکھائی گئی ہے جس میں ایک کالے رنگ کے آدمی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اس فلم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان و عظمت تو درکنار آپ علیہ السلام کی توہین دکھائی گئی ہے۔ جسے ایک مسلمان ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے ایمان میں داخل ہیں۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ غلامان مصطفی کی سرزمین پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اسلامی شعائر کے خلاف لٹریچر مفت تقسیم کیا جارہا ہے اور ارباب اقتدار کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اس سرزمین پر دشمنانِ اسلام کو تحفظ دیا جارہا ہے اور اگر کوئی شخص گستاخوں کے خلاف آواز حق بلند کرتا ہے، اس کو انتہا پسند قرار دیا جاتا ہے۔ اس سرزمین پر عیسائی مذہب کی مشرکانہ تبلیغ کیا حکمرانوں کی نظروں میں نہیں ہے؟ اگر اسی سرزمین پر کوئی اسلام کے دفاع کی بات کرتا ہے تو اسے فرقہ واریت پھیلانے کا مرتکب قرار

دے کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا جاتا ہے اور بعضوں کو نامعلوم مقام پر بھی منتقل کر دیا جاتا ہے مگر اسلام اور مسلمانوں کو عیسائی تبلیغ کے ذریعے نقصان پہنچانے والوں کو حکومت پاکستان پی او بکس جاری کرتی ہے، دفتر دیئے جاتے ہیں اور پھر ان کو تحفظ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ اخبارات میں ان کے کالم اور اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں۔

وطن عزیز میں ہر مذہب کو آزادی دی جائے، ضرور دی جائے مگر اتنی آزادی نہ دی جائے کہ وہ ہمارے ہی مذہب کے خلاف محاذ بنائیں، انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کریں اور اپنے مشرکانہ اور باطل عقائد مسلمانوں کے ذہنوں میں ڈالیں۔ سب سے زیادہ افسوس ہمیں ان مسلمان بھائیوں پر ہے جنہوں نے کبھی قرآن مجید کے ایک پارے کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی جسارت نہیں کی، وہ یہ کہہ کر دیگر مذاہب کا لٹریچر پڑھتے ہیں کہ بابا! ہم تو فقط معلومات حاصل کرنے اور علم میں اضافے کے لئے ریسرچ کے طور پر پڑھتے ہیں۔ بالآخر ایسے لوگ اسلام سے برگشتہ ہو جاتے ہیں اور مذہب اسلام کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

غیر ملکی این جی اوز کے دیگر مقاصد

*این جی اوز کے بھیس میں مغربی طاقتیں پاکستان میں اپنی ثقافت پھیلا رہی ہیں، اس نظریاتی ملک کو توڑنا چاہتی ہیں۔

* پاکستان کے خفیہ رازوں، ایٹمی پلانٹ سے آگاہی حاصل کر کے امریکہ اور یورپ کو مطلع کرنا۔

*قرآن مجید کی شرعی سزاؤں کو ظالمانہ سزاؤں کے طور پر امت کے سامنے اجاگر کرنا اور کروانا۔

*عورتوں میں احساس کمتری پیدا کر کے یہ باور کرانا کہ اسلام تمہاری آزادی کو سلب کرنا چاہتا ہے، تمہیں اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کھل کر مقابلہ کرنا چاہیے۔

*بے پردگی بے حیائی اور فحاشی کا سیلاب ہمارے وطنِ عزیز میں عام کرنا، لڑکوں اور لڑکیوں کو کالجوں اور یونیورسٹیوں حتیٰ کہ اسکولوں تک خلط ملط کر دیا جائے، تاکہ یہ طبقہ بے راہ روی کا شکار ہو جائے۔

*عدالتوں سے شہادت کے قانون کا خاتمہ کرنا۔

*شرعی عدالتوں کا خاتمہ کرنا۔

* علماء اور مفتیان کرام سے عوام الناس کو متنفر کرنا اور کروانا۔

* دینی مدارس سے عوام الناس کی توجہ ہٹا کر اسکولوں اور کالجوں کی طرف لگانا۔

*عوام الناس کے اذہان کو جہاد اور مجاہدینِ اسلام کو دہشت گرد کے طور پر پیش کرنا اور کروانا۔

*ان کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ دنیا پر براہ راست حکومت کرنے کے بجائے معاشی، سیاسی اور دوسرے طرز سے دباؤ ڈال کر حکومت کرنا۔ یہ بات صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی اب یہ بحث چل نکلی ہے کہ مغربی این جی اوز پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک کی معیشت کو اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتے ہیں اور انہیں قرضوں کے چکر میں پھنسا کر ان ممالک کی ترقی کی رفتار کو حسب ضرورت سست یا تیز

کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس مقصد کے لئے وہ این جی اوز کو استعمال کرتے ہیں۔ (18)

*ملک کے چپہ چپہ پر بسنے والوں کی مکمل تفصیلات پہنچانا۔

*اندرونِ خانہ امور میں داخل ہو کے ملک میں خانہ جنگی پیدا کر کے ملک کے بنیادوں کو کھوکھلا کرتی ہیں۔

پاکستان میں این جی اوز کے اعداد اور شمار

اس وقت پاکستان میں ایک سروے کے مطابق ۵۶ ہزار ۲۱۹ رجسٹرڈ این جی از (NGOs) کام کر رہی ہیں جن کے ارکان کی تعداد ۶۰ لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے یہ تعداد ہمارے پاک فوج سے ۱۰ گنا اور پولیس سے ۲۰ گنا زیادہ ہے اسی طرح ان تنظیموں کے باقاعدہ ملازمین کی تعداد ۳ لاکھ اور رضاء کار دو لاکھ ہیں یہ دنیا بھر میں سب سے بڑی تعداد ہے۔ (اگلے فصل میں پاکستان کے مشہور شہروں میں کام کرنے والی این جی اوز کی فہرست دیا جائے گا جس سے قارئیں خود اندازہ ہو گا کہ کتنی بڑی تعداد میں این جی اوز پاکستان میں کام کرتی ہیں) این جی اوز کے ظاہری فنڈ ۱۲ ارب ۴۰ کروڑ روپے تک ہے اور اندرونی فنڈز کو حکومتی اداروں کے نوٹس میں ہی نہیں آنے دیا جاتا۔

کہا جاتا ہے کہ پاکستان کے پانچ صوبوں میں سے سب سے زیادہ این جی اوز (*NGOs*) بلوچستان میں کام کرتی ہیں۔ جن کی تعداد ایک اندازے کے مطابق ۳۵ ہزار ۳۶۷ ہے۔ اس کے بعد پنجاب میں ۳۳ ہزار ۱۶۸ این جی اوز (*NGOs*) مصروف عمل ہیں۔ صرف لاہور شہر میں ۶ ہزار پانچ سو این جی اوز ہیں۔ صوبہ سندھ میں ۱۶ ہزار ۸۹۱ این جی اوز کام کرتے ہیں۔ اور خیبر پختونخوا میں ۳ ہزار ۱۳۳ این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔ ان تنظیموں کے تحت ملک میں ۲۰ لاکھ ۸۷ ہزار لوگ شہری حقوق کے لئے کام کرتے ہیں، جبکہ ۱۶ لاکھ ۳ ہزار ماہرین کاروباری و پیشہ ورانہ ایسوسی ایشن کے لئے کام کرتے ہیں۔ سماجی خدمات میں تین لاکھ ماہرین اپنی مہارت پیش کرتے ہیں ان سب تنظیموں میں ۸۷ فیصد شہروں تک محدود ہیں۔ (19)

این جی اوز کو فنڈ کہاں سے ملتا ہے؟

این جی اوز کو فنڈ کہاں سے ملتا ہے اور کس مقصد کے لئے دیا جاتا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب دینے سے این جی اوز ہمیشہ کتراتی ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ تمام این جی اوز کا مقصد صرف کسی خاص ایجنڈے یا محض پیسے بٹورنے کے لئے کام کرنا نہیں ہے، بلکہ بعض این جی اوز ایسی بھی ہیں جو واقعتاً اپنے اندر عوام کے لئے درد رکھتی ہیں اور ان کے بنیادی مسائل حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بعض این جی اوز ایسی ہیں جن کا مقصد ہی تخریب کاری ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ ان این جی اوز کو اس تخریب کاری کے لئے فنڈز کون دیتا ہے؟ تو اس سوال کا جواب دیتے ہوئے انور ہاشمی صاحب لکھتے ہیں کہ

"ان این جی اوز کو ۴۲ سے زیادہ بین الاقوامی ادارے، ممالک اور تنظیمیں فنڈز مہیا کر رہی ہیں۔ ان فنڈز دینے والے اداروں اور ممالک سے پہلے یہ بتادینا ضروری ہے کہ اس وقت دنیا میں این جی اوز کو امداد فراہم کرنے والے چار قسم کے ادارے کام کرتے رہے ہیں۔

(۱) سفارت خانے اور ہائی کمیشن۔

(۲) اقوام متحدہ کے تحت کام کرنے والی ''ڈونرز'' تنظیمیں۔

(۳) بین الاقوامی این جی اوز، ایجنسیاں اور سپورٹ آرگنائزیشن۔

اقوام متحدہ کے تحت کام کرنے والی تنظیمیں ایسی این جی اوز کو امداد فراہم کرتی ہیں جو اقوام متحدہ کے منظور کردہ انسانی حقوق کے چارٹر کے تحت کام کر رہی ہوں۔ یونیسف، یونیسکو، انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن اقوام متحدہ کے اہم امدادی ادارے ہیں جو پاکستان میں بعض این جی اوز کو فنڈ مہیا کرتے ہیں۔ 'Bblateral Donors' میں عالمی مالیاتی ادارے اور تنظیمیں شامل ہیں جو اپنے ذرائع سے یا دیگر ممالک کے تعاون سے پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک کو این جی اوز کو فنڈ مہیا کرتے ہیں۔ بین الاقوامی سین جی اوز، ایجنسیاں اور سپورٹ آرگنائزیشن ملٹی نیشنل کمپنیوں اور مخیر حضرات کے تعاون سے چلتی ہیں اور یہ مختلف ممالک میں ایسی این جی اوز کو امداد فراہم کرتی ہیں جو ان کے مقاصد کے تحت کام کرتے ہیں۔ سفارت خانے اور ہائی کمیشن اپنے ملک کے مفادات اور کلچر کے فروغ کے لئے این جی اوز کو امداد فراہم کرتے ہیں۔ سفارت خانے اور ہائی کمیشن اس ملک کے سیاسی حالات پر کنٹرول کرنے کے لئے باقاعدہ ایک سسٹم ترتیب دیتے ہیں اور اس سلسلہ میں مختلف این جی اوز سے کام لیا جاتا ہے۔ پاکستان میں این جی اوز انہی چار قسم کے اداروں کے تعاون سے اپنا سیٹ آپ چلاتے ہیں اور ان کے متعین کردہ دائرے میں رہ کر ہی کام کر رہی ہیں۔ عام طور پر این جی اوز کو جہاں جہاں سے امداد ملتی ہے ان میں سے مشہور اداروں کے نام یہ ہیں۔

(۱) ایکشن ایڈ (۲) آغا خان فاؤنڈیشن (۳) ایشین ڈویلپمنٹ بنک (۴) آسٹریلین ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ (۵) آسٹریلین ہائی کمیشن (۶) کینیڈین انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ڈویلمنٹ ایجنسی (۷) کیتھولک ریلیف سروس (۸) چرچ ورلڈ سروس (۹) کمیشن آف یورپین کمیونٹی (۱۰) ڈیپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ (۱۱) ایمبیسی آف جاپان (۱۲) فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (۱۳) فریڈرک ایبرٹ سٹفٹنگ (۱۴) فریڈرک نومان فاؤنڈیشن (۱۵) ہینس سیڈل فاؤنڈیشن (۱۶) ہینزک بال فاؤنڈیشن (۱۷) انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (۱۸) جاپان انٹرنیشنل کوآپریشنل ایجنسی (۱۹) نیڈز آرگنائزیشن فار انٹرنیشنل آرگنائزیشن (۲۰) آکسفورڈ کمیٹی فار فیمن ریلیف (۲۱) پاکستان پاورٹی ایلی ویشن فنڈ (۲۲) پلان انٹرنیشنل (۲۳) سیودی چلڈرن یوکے (۲۴) سوشل ایکشن پروگرام (۲۵) ساؤتھ ایشیا پارٹنرشپ پاکستان (۲۶) سوئس ایجنسی فار ڈویلپمنٹ اینڈ کوآپریشن (۳۰) دی اوورسیز کوآپریشن فنڈ آف جاپان (۳۱) دی رائل نیدرلینڈز ایمبسی (۳۲) ورلڈ بنک (۳۳) ٹرسٹ فار والینٹری آرگنائزیشنز (۳۴) یونائٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام (UNDP) (۳۵) یونایٹڈ نیشنز ایجوکیشنل سائنٹفک کلچرل آرگنائزیشن (یونیسکو) (۳۶) یونائٹڈ نیشنز انٹرنیشنل ڈرگ کنٹرول پروگرام (UNDCO) (۳۷) یونائٹڈ نیشنز پالولیشن فنڈ (۳۸) ورلڈ فوڈ پروگرام (۳۹) ورلڈ وائیڈ فنڈ (۴۰) اسسٹنٹس بیورو (۴۱) عالمی ادارہ صحت۔[20]

مذکورہ یہ ادارے این جی اوز کو فنڈز دیتے ہیں۔ تو اس میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ادارے این جی اوز کو کس مقصد کے لئے فنڈز دیتے ہیں؟ این جی اوز اس اہم سوال کا جواب دینے سے کتراتی ہیں۔ بظاہر تو کوئی بھی این جی او جس شعبہ میں بھی کام کر رہی ہے، اس کا مقصد فلاحی کام بتایا جاتا ہے، لیکن پس پردہ ان مقاصد کے لئے کام کرتی ہیں جن کو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ جو لوگ (ہمارے ملک کے) ان

کے ساتھ کام کرتے ہیں، ان بیچاروں کو اس کے متعلق کچھ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ انہیں کس مقصد کے لئے کس خوبصورتی سے استعمال کیا جارہا ہے۔ چنانچہ جب ان این جی اوز پر اعتراضات کئے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ کام کرنے والے ہمارے یہ لوگ ناخوش ہوتے ہیں کہ ہم نے نہیں دیکھا کہ یہ این جی اوز ایسا کرتی ہیں۔ ان بیچاروں پر کوئی گلہ نہیں کیونکہ یہ این جی اوز ان پر اپنے مفاسد کو ظاہر نہیں ہونے دیتے اور خفیہ طور پر اپنے کام چلاتے ہیں۔

غیر ملکی این جی اوز سے امداد لینے کا حکم

عام طور پر لوگ یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ کسی این جی او سے، خاص طور پر کسی غیر ملکی این جی او سے تعاون لینا اور اس میں ملازمت کرنا کیسا ہے؟

یہ واضح رہے کہ این جی اوز کا بنیادی مقصد خدمت خلق ہوتا ہے، جو کہ ایک جائز اور بہترین مقصد ہے، این جی اوز عموماً رفاہ عامہ کے کام میں مصروفِ عمل ہوتی ہیں، تاہم ان میں بعض ایسی بھی ہوتی ہیں جو اپنے مذموم مقاصد کے لیے کام کرتی ہیں۔ اس لیے کسی این جی او سے تعاون لینے کے جواز اور عدمِ جواز کا تعلق اس کے کام اور مقاصد سے ہے۔

چنانچہ اگر این جی او ایسی ہے جس کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ فلاحی کاموں کی آڑ میں اپنے مذموم مقاصد کے لیے کام کرتی ہے، مثلاً فلاحی کاموں کے آڑ میں باطل مذہب کی تبلیغ و ترویج کر رہی ہو، کفریہ عقائد اور باطل نظریات کو فروغ دے رہی ہو، مسلم معاشرے میں بے دینی، فحاشی عریانی اور فتنہ فساد پھیلانے کی کوشش کر رہی ہو یا کسی دوسری غیر شرعی سرگرمی میں ملوث ہو یا یہ خطرہ ہو کہ آئندہ زمانے میں یا موجودہ وقت میں دینی اعتبار سے نقصان کا اندیشہ ہو تو پھر ایسی این جی او یا ادارے سے تعاون لینا، ان سے تعاون کرنا اور میں نوکری اور ملازمت کرنا شرعاً ناجائز ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [21]

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو۔

اور سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ [22]

ترجمہ: اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایسے لوگوں کو جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا اور کافروں کو یار و مددگار نہ بناؤ اور اگر تم واقعی صاحب ایمان ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔

ہاں البتہ جو تنظیمیں واقعی رفاحی کام کر رہی ہوں اور ان کے پس پردہ مذموم مقاصد یا ایجنڈے کی تکمیل نہ ہو اور ان سے مدد لینے میں دینی اعتبار سے نقصان کا اندیشہ نہ ہو اور اس میں مسلمانوں کی مصلحت ہو تو پھر ان سے امداد لینا اور ان کے ہاں ملازمت کرنا جائز ہوگا۔

حوالہ جات وحواشی

[1] یہ لفظ یونانی اصلیت رکھتا ہے یونانی زبان میں تھیو خدا کو کہتے ہیں اور کریسی کا معنی حاکمیت، اس طرح تھیو کریسی کے معنی ہوئے خدا کی حاکمیت (مفتی تقی عثمانی، اسلام اور سیاسی نظریات، ص ۳۳، مکتبہ معارف القرآن کراچی، سن اشاعت ۲۰۱۰

[2] انور ہاشمی، این جی اوز اہداف، ترجیحات اور مقاصد، ص ۹، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

[3] ڈاکٹر عافیہ سجاد، حقوقِ نسواں اور این جی اوز کا کردار، ماہنامہ دخترانِ اسلام، جون ۲۰۰۸ء

[4] محبوب الرحمن شاہ، ''پاکستان میں NGOs کا معاشرتی استحکام وعدم استحکام میں کردار''، مشمولہ تہذیب الافکار جلد ا شمارہ ۲ (جولائی ۲۰۱۴)

[5] آزاد اردو دائرۃ المعارف

[6] آزاد دائرۃ المعارف

[7] مولانا زاہد الراشدی ''پاکستان میں غیر ملکی این جی اوز کی سرگرمیاں''، مشمولہ نصرۃ العلوم (جولائی ۲۰۱۵)

[8] انسائکلوپیڈیا آف برٹانیکا

[9] www.lebarmy.gov.lb/ar/content/

[10] http://moglen.law.columbia.edu/twiki/bin/view/EngLegalHist/StatuteofLabourers

[11] Davies, Thomas. NGOs: A New History of Transnational Civil Society. London: Oxford University Press, 2014.

[12] اسلام اخبار ۱۶ جون ۲۰۱۵ء

[13] dailyasas.com

[14] انور ہاشمی، این جی اوز اہداف، ترجیحات اور مقاصد، ص ۱۷۸، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

[15] allurdubooks.blogspot.com

[16] اسلام ٹائمز ۲۲/۸/۹

[17] ۰۶ دسمبر ۲۰۱۴ روزنامہ پاکستان

[18] انور ہاشمی، این جی اوز اہداف، ترجیحات اور مقاصد، ص ۱۷۸، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

[19] عابد محمود، اسلام اخبار ۱۶ جون ۲۰۱۵ء

[20] انور ہاشمی، این جی اوز اہداف، ترجیحات اور مقاصد، ص ۱۷۸، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

[21] سورۃ المائدہ آیت ۲

[22] سورۃ المائدہ آیت ۵۷